16 جنوری 2007

عالی جناب محترم وزیراعظم صاحب!

قومی علمی کمیشن نے علم کے فروغ اور استعمال سے متعلق امور پر غور خوص کرتے ہوئے پایا ہے کہ حکومت کی مالی امداد سے تحقیق کے تیز تر فروغ کی ضرورت ہے تاکہ اس سے حاصل علم کو سماج کے وسیع طر طبقے کے مفاد میں استعمال کیا جاسکے۔ اس زمرے میں شامل مختلف لوگوں سے صلاح مشورے کے بعد سامنے آیا کہ اختراع، اشتراک، لائسنس کے اجراء اور تجارت کاری کے لیے مراعات فراہم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اس لیے ایک ایسے قانون کی تشکیل کی سفارش کی جاتی ہے جس کے تحت حکومت کی مالی مدد سے تحقیق کے لیے یکساں دائرہ کار تشکیل دیا جاسکے اور یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کو ملکیت اور پیٹنٹ کا حق دیا جاسکے۔ اس سے ان کے لیے ایسا ماحول پیدا ہوگا جس میں موجد لائسنس کے بندوبست کے ذریعہ اپنی ایجادات کو تجارتی استعمال کے لی پیش کرسکیں گے، ساتھ ہی اس کی رائیلٹی میں موجد کو بھی حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔ یونیورسٹیوں کو ملکیت کے حقوق دینے اور ان حقوق کو پیٹنٹ اور منڈی سے منسلک کرنے سے تحقیق زیادہ پر کشش ہوسکے گی اور اس عمل سے بھارت میں تحقیق کے منظر نامے میں زبردست تبدیلی پیدا ہوگی۔ مجوزہ قانون میں ایسے اہم تحفظات کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے جس کے تحت حکومت کو غیرمعمولی حالات میں عوام کے مفاد کے تحفظ کے لیے اپنی بالا دستی قائم رکھنے کا حق حاصل ہو۔

حکومت کے مالی تعاون سے تحقیق کی جانے والی ایجادات کے لیے یکساں پالیسی ک تحت اس کے متعلقہ افراد کے لیے مندرجہ ذیل ترغیبات فراہم کی جاسکیں گی۔

- **حکومت:** حکومت ایجاد کو پوری دنیا میں استعمال کرنے کے لیے غیر انفرادی، ناقابل انتقال، ناقابل تنسیخ ادائیگی والے لائسنس کا حق اپنے پاس رکھ سکتی ہے۔ حکومت کی یہ ذمہ داری اور اختیار بھی ہوگا کہ وہ قانون کے نفاذ پر اس ضابطہ کے تحت نظر رکھے تاکہ تمام متعلق فریقین ایجادات کے استعمال سے متعلق امور پر حکومت کو سالانہ رپورٹ پیش کریں۔ چونکہ پیٹنٹ کی درخواستیں متعلقہ اداروں کی طرف سے اور ان کی ملکیت ہونگی، لہذا حکومت ان درخواستوں کو داخل کرنے کے اخراجات برداشت نہیں کرے گی۔ حکومت کو ایسی صورتحال میں ایجاد کی ملکیت کا حق بھی دیا جاسکتا ہے جہاں متعلقہ فریق ملکیت کا حق اپنے پاس نہ رکھنا چاہتا ہو یا پیٹنٹ کے لیے ضروری درخواست داخل کرنے میں ناکام رہا ہو۔ اور آخری بات یہ کہ حکومت کو بالادستی کا حق صرف چند حالات میں ہی دیا جاسکتا ہے جس میں عوام کی فلاح و بہبود یا غیر معمولی حالات جیسے قومی سلامتی اور دفاعی نوعیت شامل ہو جس سے ان سے متعلق اندیشوں کو دور کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

- **یونیورسٹیاں/تحقیق و ترقی:** یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کے لیے حکومت کےمالی تعاون کے بغیر تحقیق کی خاطر مالی صنعت کی مراعات کا انحصار تحقیق کے فوائد پر کنٹرول اور ملکیت پر ہوتا ہے۔ اس سے انہیں ان ایجادات کو اپنے نام پر پیٹنٹ کرانے اور صنعت کے ساتھ تجارتی عمل شروع کرنے کے معاہدوں کے لیے ہمت افزائی ہونی چاہیے اس کے علاوہ لائسنس کے ذریعہ رائیلٹی کے منافع میں شرکت سے موجد کو مناسب طریقے سے ادائیگی بھی ہوسکے گی۔ مجوزہ قانون میں ایسی سہولت بھی شامل کی جاسکتی ہے کہ اخراجات کی ادائیگی کے بعد بقیہ رائیلٹی یا آمدنی کو پھر سے سائنسی تحقیق اور تعلیم پر خرچ کیا جاسکے۔

- **صنعت:** واضح قانونی ملکیت اور حکومت کےمالی تعاون والی تمام تحقیقات کے لیے یکساں قانون، اشتراک کے ذریعہ تجارتی فوائد، انفرادی لائسنس حاصل کرنے کے مواقع اور نئی ایجادات کے لیے نئے تجارتی مواقع کی وجہ سے یونیورسٹی تحقیق میں زیادہ سے زیادہ صنعتی شمولیت حاصل ہوگی۔

- **عوام:** آخری بات یہ کہ ٹیکس دہندگان، جن کے وسائل تحقیق کے لیے سرکاری تعاون میں استعمال ہوتے ہیں، ایجادات کا تجارتی استعمال شروع ہونے اور بازار میں اشیا اور خدمات کی صورت میں دستیاب ہونے پر ایجادات کا فائدہ اٹھاسکیں گے۔

مجوزہ قانون کا مسودہ تیار کرتے وقت جن معاملات پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ٹھیک ٹھیک تناسب کا حساب لگانا جس کے تحت اصل موجد سمیت ایجاد میں شریک تمام فریقوں کے درمیان مالی تقسیم کے لیے درست فیصد طے کیا جاسکے۔

- قومی سلامتی کے مضمرات کو سمجھنا اور جہاں ایسی صورتحال ہو، استشنی قائم کرنا۔

- موجودہ قوانین میں ان خصوصی رہنما خطوط اور ضابطوں کی نشاندہی کرنا جنھیں حکومت کی مالی امداد والی ایجادات سے متعلق قوانین کو یکساں بنانے کی خاطر تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

- مختلف لائسنس بندوبست کے طریقہ کار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ جہاں قابل نفاذ ہو انفرادی لائسنس کے اجرا کے لیے شرائط طے کرنا۔

- حکومت کے حق بالادستی کے استعمال کے لیے ضروری حالات کی وضاحت اور ملکیت کے عام حق کے علاوہ غیر معمولی صورتحال کی وضاحت کرنا۔

- یہ طے کرنا کہ آیا ہندوستان کے اپنے پیٹنٹ اور پیڑ پودوں کی اقسام کے قوانین کی روشنی میں کسی پیڑ پودے کی قسم کو ایجاد کے درجہ میں لایا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ مجوزہ قانون اور ہندوستان کے اپنے پیٹنٹ اور پیڑ پودوں کی اقسام کے قوانین کے درمیان کسی قسم کے تعلق پر تجزیہ کرنا۔

اس طرح کے قانون کی اور بھی مثالیں موجود ہیں، جیسے کہ امریکہ میں پیٹنٹ اینڈ ٹریڈ مارک ترمیمی قانون، جو 1980 میں بنایا گیا اور جسے عام طور بیہ-ڈولے ایکٹ کےنام سےجانا جاتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ امریکہ میں بیہ-ڈولے ایک کےنفاذ سے پہلےملک کی وفاقی ایجنسیوں کے پاس 28000 پیٹنٹ ملکیت تھی جس میں سے صرف 5 فیصد کے لیے صنعتوں کو تجارتی اشیا کی تیاری کے لیے لائسنس دیے گئے تھے۔ مذکورہ قانون کےنفاذ کے بعد یونیوسٹیوں کی طرف سے پیٹنٹ کے لیے درخواست دینے اور یونیورسٹیوں کو پیٹنٹ فراہم کرنے کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ پیٹنٹ اور ایجادات کے لیے لائسنس کے اجراء کے لیے یونیورسٹیوں کی تعداد اور ان نئی کمیٹیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا جو یونیورسٹیوں کی طرف سے لائسنس دیے جانےکی صورت میں قائم کی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹیوں کی تحقیق سے ایجادات، تکنالوجی اور پروسیسنگ کے عمل میں اختراع وغیرہ میں شاندار پیش رفت حاصل کی گئی۔ ان کی وجہ سے اربوں ڈالر کی اقتصادی سرگرمیاں شروع ہوئیں اور اس کے نتیجے میں معیشت میں روزگار کےنئے مواقع فراہم ہوئے۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے مخصوص مفادات کو ذہن میں رکھتے ہوئے عام طور پر بیہ-ڈولے ایکٹ کے خطوط پر ایک قانون کی شراعات کرانے کی ضرورت ہے جس سے دوررس ایجادات کے لیے سائنسی تحقیق میں مدد مل سکے جس کے نتیجے میں روزگار پیدا ہو اور یہ معاشی ترقی کے ایک اہم عنصر کے طور پر کام کرسکے- ہمیں علم ہے کہ قانون کے لیے مسودے کی تیاری کا کام شروع کیا جاچکا ہے- ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسے تیزی سے پورا کیا جائے اور اس عمل میں ہم صلاح و مشورے کے بھی منتظر ہیں-

شکریہ اور نیک خواہشات کے ساتھ

سیم پٹرودا
چئیرمین
قومی علمی کمیشن

نقل برائے ملاحظہ:
ڈاکٹر مونٹیک سنگھ اہلوالیہ، نائب چئیرمین، منصوبہ بندی کمیشن
جناب کپل سبّل، وزیر برائے سائنس و تکنالوجی